

ہر احمدی کا یہ کام ہے کہ جب وہ اپنے آپ کو احمدیت کی طرف منسوب کرتا ہے تو ہمیشہ نظام جماعت سے مضبوط تعلق رکھنا اور خلافت احمدیہ سے وفا اور اطاعت کا تعلق رکھنا اس پر فرض ہے کیونکہ یہی بیعت کرتے ہوئے عہد کیا تھا۔ خلافت کی طرف سے جو ہدایات آتی ہیں جو نصح کی جاتی ہیں جو پروگرام دیئے جاتے ہیں ان پر عمل کر کے ہی اس عہد کو پورا کیا جاسکتا ہے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 09- اکتوبر 2015ء بمقام مسجد بیت النور۔ ہالینڈ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں احمدیوں کی اکثریت ان لوگوں کی ہے جو پیدائشی احمدی ہیں یا وہ لوگ جن کے گھر میں انتہائی بچپن میں احمدیت آئی اور ان کی پروان احمدی ماحول میں چڑھی اور ان میں سے بھی اکثریت پاکستانیوں کی ہے جن کو اس ملک میں اس لئے رہنے اور یہاں کا شہری بننے کی اجازت ملی کہ آپ نے یہاں آ کر اس بات کا اظہار کیا کہ پاکستان میں آپ کو آزادانہ طور پر اپنے مذہب کے مطابق اسلامی تعلیمات کے مطابق اظہار اور عمل کی اجازت نہیں تھی یا نہیں ہے۔ کچھ ایسے بھی ہوں گے جن پر براہ راست مقدمات بھی بنے ہوں۔ پس اس اکثریت کو یہاں رہنے کی اجازت یا یہاں کی حکومت کی شفقت اس وجہ سے ہے کہ آپ اپنے آپ کو احمدی کہتے ہیں۔ پس یہ احمدی ہونے کا اعلان آپ پر کچھ ذمہ داری ڈالتا ہے اور اس ذمہ داری سے وہ احمدی بھی باہر نہیں ہیں جو اپنی تعلیمی یا کسی اور قسم کی ماہرانہ صلاحیت کی وجہ سے اس ملک میں آئے اور یہاں آ کر اپنی تعلیمی صلاحیتوں اور مہارت کو مزید نکھارنے کے مواقع ملے اور اپنے آپ کو جماعت احمدیہ سے منسوب بھی کرتے ہیں۔ اسی طرح نومباعتین ہیں وہ جب بیعت کرتے ہیں اور جماعت میں اس لئے شامل ہوتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کی سچائی پر انہیں یقین ہے تو بیعت کے بعد ان پر بھی اس بیعت کا حق ادا کرنے کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کو بھی اس وجہ سے اس ذمہ داری سے بری الذمہ نہیں کر دے گا کہ وہ یہ کہہ دیں کہ ہم نے پیدائشی احمدیوں کو یا پرانے احمدیوں کو جس طرح کرتے دیکھا اس طرح کیا۔

اس زمانے میں ہماری تربیت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قرآن و سنت کے بارے میں تفسیروں تشریحات کو تحریرات کو سمجھنا بھی ضروری ہے جن کو دیکھنا اور پڑھنا ضروری ہے اور یہ چیزیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ پس کسی کے لئے بھی کوئی عذر نہیں ہے۔ پرانے احمدیوں کو میں یہ بھی کہوں گا کہ آپ کے نمونے دیکھ کر اگر کسی کو ٹھوکر لگتی ہے تو آپ اس غلطی اور گناہ میں حصہ دار ضرور بنتے ہیں۔ پس پرانے احمدی جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ ان کے باپ دادا احمدی ہوئے یا انہیں بچپن میں ہی احمدیت مل گئی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے یہاں آ کر انہیں بہتر حالات میسر آئے۔ انہیں بھولنا نہیں چاہئے کہ وہ جماعت کے زیر احسان ہیں اور اس احسان کے شکرانے کے طور پر انہیں اپنی حالتوں میں غیر معمولی پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اپنی اولادوں کو بھی اللہ تعالیٰ کے جماعت میں شامل ہونے کی وجہ سے اس احسان کے بارے میں بتاتے رہنا چاہئے۔ اسی طرح ہر احمدی کا یہ کام ہے کہ جب وہ اپنے آپ کو احمدیت کی طرف منسوب کرتا ہے تو ہمیشہ نظام جماعت سے مضبوط تعلق رکھنا اور خلافت احمدیہ سے وفا اور اطاعت کا تعلق رکھنا اس پر فرض ہے

کیونکہ یہی بیعت کرتے ہوئے عہد کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے نئے شامل ہونے والے خاص طور پر وہ جنہوں نے پورے یقین کے ساتھ علی وجہ البصیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کو سمجھ کر قبول کیا وہ اپنے عہد بیعت اور اس کی شرائط پر غور بھی کرتے رہتے ہیں بہت سارے لوگ مجھے خطوط بھی لکھتے رہتے ہیں لیکن بہت سے وہ جو پیدائشی احمدی ہیں یا جن کے ماں باپ نے ان کے بچپن میں احمدیت کو قبول کیا اور جو دنیاوی معاملات میں زیادہ لگ گئے ہیں یہاں آ کر۔ وہ نہ ہی عموماً شرائط بیعت پر غور کرتے ہیں نہ بیعت کے عہد کو سمجھتے ہیں نہ احمدیت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد رکھتے ہیں باوجود اس کے کہ اب تو ہر جگہ ایم۔ ٹی۔ اے کے ذریعہ سے بیعت کی کارروائی بھی دیکھی جاتی ہے اور سنی جاتی ہے اس طرف توجہ کر کے بیعت کو بیعت کی حقیقت کو جاننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اسی طرح خلافت سے اپنے تعلق کو اس طرح جوڑنے کی کوشش نہیں کرتے جو اس کا حق ہے۔

پس ہر ایک جب اپنا جائزہ لے گا تو خود بخود اسے پتا چل جائے گا کہ وہ کہاں کھڑا ہے۔ اس وقت میں اس جائزے کے لئے صرف ایک شرط بیعت سامنے رکھتا ہوں۔ اس کو صرف سرسری طور پر نہ دیکھیں بلکہ غور کریں اور پھر اپنا جائزہ لیں اگر تو اس جائزے کا جواب ہاں میں ہے تو خوش قسمت ہیں وہ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے ہیں ایسے لوگ۔ اگر کمزوری ہے تو اصلاح کی کوشش کریں۔ بیعت کی دسویں شرط میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یوں فرمایا ہے کہ ”یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض اللہ باقر اطاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجے کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔“

پس یہ وہ الفاظ ہیں جو ہمیں آپ علیہ السلام سے بے غرض اور بے انتہا محبت اور تعلق قائم کرنے کی ذمہ داری ڈال رہے ہیں۔ آپ ہم سے عہد لے رہے ہیں۔ کیا عہد لے رہے ہیں؟ کہ اللہ تعالیٰ کی خاطر مجھ سے محبت تعلق اور بھائی چارے کے اعلیٰ معیار قائم کرو۔ یہ عہد لے رہے ہیں کہ یہ اقرار کرو کہ آپ کے ہر معروف فیصلے کو مانوں گا یعنی ہر وہ بات جس کے لئے خدا تعالیٰ نے آپ کو مامور فرمایا ہے۔ ہر وہ بات جس کی اسلام کی تعلیم کی روشنی میں آپ ہمیں ہدایت فرمائیں گے اور پھر صرف اس کا ماننا ہی نہیں ہے اس کی کامل اطاعت ہی نہیں ہے بلکہ مرتے دم تک اس پر قائم رہنے کی کوشش کروں گا اور عمل کروں گا اور یہ عہد بھی کہ جو تعلق اور محبت کا رشتہ قائم ہوگا اس کے معیار یا اس کا معیار ایسا اعلیٰ درجے کا ہوگا کہ جس کی مثال دنیوی رشتوں اور تعلقوں میں نہ ملتی ہوگی۔ نہ ہی اس تعلق کی مثال اس حالت میں ملتی ہوگی جب انسان کسی سے وفا کی وجہ سے خالص ہو کر تعلق رکھتا ہے۔ نہ اس کی مثال اس صورت میں ملے جب انسان کسی کے زیر احسان ہو کر اپنے آپ کو اس کے ہاتھ میں دے دیتا ہے۔ پس یہ عہد کہ اس دنیا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اعلیٰ معیار کی محبت اگر کسی سے ہو سکتی ہے تو وہ آپ کے غلام صادق سے ہو۔ پس یہ معیار ہیں جو ہمیں قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں آنے کے بعد آپ سے تعلق کیسا ہونا چاہئے یہ ہر ایک ان باتوں کی روشنی میں اپنا جائزہ خود لے سکتا ہے۔ کیا ہمارے یہ معیار ہیں یا جب دنیاوی معاملات ہمارے سامنے ہوں دنیاوی منفعتیں ہمارے سامنے ہوں دنیاوی فوائد ہمارے سامنے ہوں تو ہم یہ باتیں بھول جاتے ہیں دنیاوی تعلقات اور دنیاوی اغراض اس محبت کے تعلق اور اطاعت پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ اگر دین کا صحیح فہم و ادراک ہو تو دین کے کام انسان محبت اور اخلاص و وفا کے جذبے کے تحت ہی کرے گا۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے یہ توقع رکھی ہے کہ آپ کی بیعت میں آ کر اس جذبے کو بڑھائیں۔ جب تک یہ جذبہ اطاعت اور خلوص اور اخلاص جو ہے اور تعلق جو ہے یہ پیدا نہیں ہوگا جو نصح کی جاتی ہیں ان کا بھی اثر نہیں ہوگا۔ ان پر عمل کرنے کی کوشش بھی نہیں ہوگی۔ پس اگر نصح پر عمل کرنا ہے آپ کی باتوں کو ماننا ہے اپنے عہد بیعت کو نبھانا ہے تو اپنے اطاعت اور اخلاص اور وفا کے معیاروں کو بھی بڑھانا ضروری ہے۔ ہر احمدی کو سمجھنا چاہئے کہ معروف اطاعت کا مطلب ہے کہ محبت و اخلاص کو انتہا پر پہنچا کر کامل اطاعت کرنا اور کامل اطاعت صرف اس صورت میں ہو سکتی ہے جب جس کی اطاعت کی جارہی ہے اس کے ہر حکم کی تلاش اور جستجو بھی ہو۔ پس ہم فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہم سے جو توقعات رکھی ہیں جو حکم دیئے ہیں ان کو تلاش کریں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں ورنہ تو صرف دعویٰ ہوگا کہ ہم ہر بات مانتے ہیں۔ باتوں کا ہمیں پتا ہی نہیں کہ کیا ہیں تو ماننی کیا ہیں۔ کس کو مانا جاتا



کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس وجہ سے ہے کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق ہیں تو اس تعلق کو آگے خلافت کے لئے بھی رکھنا ضروری ہے۔ اس زمانے میں احمدی خوش قسمت ہیں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے جدید سہولتیں اور ایجادات پیدا فرمائیں وہاں احمدیوں کو بھی ان سے نوازا۔ دین کی اشاعت کے لئے بھی جماعت کو یہ سہولت مہیا فرمائی۔ ٹی وی انٹرنیٹ اور ویب سائٹس وغیرہ پر جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آج کلام موجود ہے جس پر ہم جب چاہیں پہنچ سکتے ہیں۔ مختلف بڑی زبانوں میں ان کو دیکھ بھی سکتے ہیں اور سن بھی سکتے ہیں وہاں خلیفہ وقت کے نصاب اور خطابات بھی سن اور پڑھ سکتے ہیں جو قرآن حدیث حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام پر ہی مشتمل ہوتا ہے اور انہی پر بنیاد ہے اس کی جو دنیا میں آج ایم۔ ٹی۔ اے کے ذریعہ سے ہر جگہ پہنچ رہا ہے۔ جس نے جماعت کو اکائی بننے کا ایک نیا انداز دیا ہے۔ پس آپ میں سے ہر ایک کو اس بات کو سامنے رکھنا چاہئے اور اس کی ہر ایک کو ضرورت ہے کہ ایم۔ ٹی۔ اے سے اپنا تعلق جوڑیں تاکہ اس اکائی کا حصہ بن سکیں۔ ہر ہفتہ کم از کم خطبہ سننے کی طرف خاص توجہ دیں۔ ہر گھر اپنے گھروں کے جائزے لے کہ کیا گھر کے ہر فرد نے یہ سنا ہے یا نہیں۔ اگر بیوی سنتی ہے اور خاوند نہیں تو تب بھی فائدہ نہیں اگر باپ سنتا ہے اور ماں اور بچے نہیں سن رہے تب بھی کوئی فائدہ نہیں۔ یہ انتظام جو ایک اکائی بننے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پیدا فرمایا ہے اس کے لئے ایک وقت میں دنیا کے ہر کونے میں خلیفہ وقت کی آواز پہنچ جاتی ہے اس کے اس کا حصہ بننے کی ہر احمدی کو ضرورت ہے۔ پس اس طرف توجہ کریں۔ اگر یہ پتا نہیں کہ کیا کہا جا رہا ہے تو اطاعت کس طرح ہوگی باتیں سنیں گے تو اطاعت کے قابل ہوں گے۔ پس ان باتوں کی تلاش کریں جن کی اطاعت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر گھر اس طرف توجہ دینے والا ہو اور اللہ تعالیٰ نے ہماری تربیت کے لئے جو سہولت مہیا فرمائی ہے اس سے بھرپور استفادہ کرنے والے ہم ہوں اور صرف تربیت ہی نہیں بلکہ اسلام کی تعلیم کو پھیلانے میں بھی یہ بہت بڑا کردار ادا کر رہا ہے۔ اگر کسی وجہ سے لائیو نہیں بھی سن سکتے تو ریکارڈنگ سنی جاسکتی ہے انٹرنیٹ پر موجود ہے یہ پروگرام اور بھی بہت سارے پروگرام بھی ہوتے ہیں اس میں اور خاص طور پر خطبات اور خاص خاص پروگرام۔

اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ جہاں آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص تعلق جوڑنے والے ہوں وہاں آپ کے بعد جاری نظام خلافت سے بھی پختہ تعلق ہو اور اطاعت کے نمونے دکھانے والے ہوں اور یہی تعلق اور اطاعت پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے گزارتے ہوئے خدا تعالیٰ کی اطاعت کرنے والا اور اس کی رضا حاصل والا بنتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں حضور انور نے مکرم حافظ محمد اقبال وڑائچ صاحب مربی سلسلہ جو 2/ اکتوبر 2015 کو 49 سال کی عمر میں وفات پا گئے ان کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ فرماتے ہوئے نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔



**Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 09th October 2015**

**BOOK POST (PRINTED MATTER)**

To .....

سیدنا حضور انور کی منظوری سے مجلس انصار اللہ بھارت مورخہ 13 تا 15 اکتوبر 2015ء کو اپنا سالانہ ڈائمنڈ جوبلی اجتماع منعقد کریں گی۔

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt. Gurdaspur, PUNJAB